السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر ہندہ کا باپ ہندہ کو اپنے شوہر سے باز رکھے تو وہ شرعاً مجرم ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اِنِ الۡحُكۡمُ اِلَّا لِلّٰهِ (یوسف : ۴۰) ''حکم تو صرف اللہ کا ہے۔''

ہندہ کے باپ کو کوئی حق نہیں ہے کہ ہندہ کو اس کے شوہر کے پاس جانے سے روکے۔ کیونکہ بعد النکاح باپ کا کچھ زور ہندہ پر نہیں ہے، بلکہ سارا اختیار وزور ہندہ پر اس کے شوہر کا ہے اور باپ ہندہ کا ہندہ کو شوہر کے پاس جانے سے بلاوجہ شرعی کے روکے یا منع کرے تو بیشک ہندہ کا باپ گنہگار ہوگا اور عند اللہ تعالیٰ اس پر مواخذہ ہوگا، کیونکہ ہندہ پر تابعداری زوج کی فرض ہے اور تابعداری باپ کی فرض نہیں ہے۔ پس ہندہ کیوں کر مخالفت اپنے شوہر کی کر سکتی ہے؟

''أخرج البخاري ومسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال: سمعت رسول اللہ ﷺ یقول: ((فکلکم راع ومسئول عن رعیتہ)) وفیہ: ((والمرأة راعیة في بیت زوجھا، ومسئولة عن رعیتھا)) (صحیح البخاري، رقم الحدیث (۲۲۷۸) صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۱۸۲۹)

''بخاری اور مسلم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے تخریج کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا ہے: تم میں ہر ایک نگران ہے اور اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے۔ اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اور وہ اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے۔''

''وأخرج البزار بإسناد حسن عن عائشة رضی اللہ عنھا قالت: ''سألت رسول اللہ ﷺ أي الناس أعظم حقا علی المرأة؟ قال: زوجھا، قلت: فأي الناس أعظم حقا علی الرجال؟ قال: أمہ'' (ورواہ الحاکم أیضا) (المستدرک للحاکم ۴ ۱۶۷)

''بزار نے صحیح سند کے ساتھ عائشہ کے واسطے سے تخریج کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کن لوگوں کا عورت پر زیادہ حق ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کے شوہر کا۔ (انھوں نے کہا کہ) میں نے پھر پوچھا: مردوں پر کن لوگوں کا زیادہ حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی ماں کا۔ اس کی روایت حاکم نے بھی کی ہے۔''

''وأخرج أحمد في مسندہ بإسناد حسن عن عبد الرحمن بن عوف قال قال رسول اللہ ﷺ: ((إذا صلت المرأة خمسھا أو صامت شھرھا وحفظت فرجھا وأطاعت زوجھا، قیل لھا: ادخلي الجنة من أي أبواب الجنة شئت)) ورواہ أیضاً ابن حبان في صحیحہ عن أبي ھریرة مثلہ۔ (مسند أحمد ۱ ۱۹۱، صحیح ابن حبان ۹ ۴۷۱)

''اور احمد نے اپنی مسند میں حسن سند کے ساتھ عبد الرحمان بن عوف کے واسطے سے تخریج کی ہے کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب عورت پانچوں وقت کی نماز پڑھے گی اور رمضان کے مہینے کے روزے رکھے گی، اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے گی اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے گی تو اس سے کہا جائے گا کہ جنت میں جن دروازوں سے چاہے داخل ہو جائے۔ ابن حبان نے بھی اپنی صحیح میں ابو ہریرہ کے واسطے سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔''

قال الغزالي في إحیاء العلوم تحت ھذا الحدیث: '' وقولہ: ((وأطاعت زوجھا دخلت جنة ربھا)) فأضاف النبي ﷺ طاعة الزوج إلی مباني الإسلام'' انتھی (إحیاء علوم الدین ۲ ۵۷)

''غزالی نے احیاء العلوم میں اس حدیث کے ذیل میں کہا ہے کہ آپ ﷺ کا قول کہ ''اپنے شوہر کی اطاعت کرے گی تو اپنے رب کی جنت میں داخل ہوگی۔'' نبی ﷺ نے شوہر کی اطاعت کا ذکر اسلام کی بنیادوں میں فرمایا ہے۔ ختم شد۔''

وأخرج البزار بإسناد جید، وابن حبان في صحیحہ، عن أبي سعید الخدري قال: أتی رجل بابنتہ إلی رسول اللہ ﷺ فقال: إن ابنتي ھذہ أبت أن تتزوج، فقال لھا رسول اللہ ﷺ: أطیعي أباک، فقالت: والذي بعثک بالحق لا أتزوج حتی تخبرني ما حق الزوج علی زوجہ؟ قال: حق الزوج علی زوجتہ لو کانت بہ قرحة فلحستھا أو انتثر منخراہ صدیدا أو دما ثم ابتلعتہ ما أدت حقہ، قالت: والذي بعثک بالحق لا أتزوج أبدا فقال النبي ﷺ: لا تنکحوھن إلا بإذنھن'' (صحیح ابن حبان ۹ ۴۷۲)

''بزار نے جید سند کے ساتھ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں ابو سعید خدری کے واسطے سے تخریج کی ہے کہ انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے پاس ایک شخص اپنی بیٹی کو لے کر آیا اور کہا کہ میری اس بیٹی نے شادی سے انکار کر دیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اس (لڑکی) سے کہا کہ اپنے باپ کی اطاعت کرو۔ اس لڑکی نے کہا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو برحق مبعوث فرمایا ہے، میں شادی نہیں کروں گی یہاں تک کہ آپ ﷺ مجھے یہ نہ بتائیں کہ شوہر کا بیوی پر کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: شوہر کا بیوی پر حق یہ ہے کہ اگر شوہر کو کوئی زخم آجائے اور بیوی اس کو چاٹ جائے یا شوہر کے ناک سے پیپ یا خون نکلے تو عورت اس کو پی لے تو بھی عورت اپنے شوہر کا حق ادا نہیں کر سکتی تو اس (لڑکی) نے کہا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، میں کبھی شادی نہیں کروں گی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ان کی شادی ان کی اجازت کے بغیر مت کرو۔''

وَأخرج الحاكم، وقال: صحيح الإسناد، عن معاذ بن جبل عن النبي ﷺ قال: ''لا يحل لامرأة تؤمن بالله أن تأذن في بيت زوجها، وهو كاره، ولا تخرج، وهو كاره، ولا تطيع فيه أحدا۔'' (صحيح البخاري، رقم الحديث (٥٢٢٩) صحيح مسلم، رقم الحديث: ٨٨٤)

''ابن عباس کی مرفوع حدیث میں سے صحیحین کی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے جہنم میں جھانکا تو اس میں زیادہ تر عورتیں تھیں۔ انہوں نے (خواتین نے) پوچھا: ایسا کیوں اے اللہ کے رسول ﷺ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عورتیں لعن طعن زیادہ کرتی ہیں اور اپنے کنبے کی ناشکری کرتی ہیں۔ ختم شد''

وفي قوت القلوب لأبي الطالب المكي وإحياء العلوم للغزالي ما نصه: ''وكان رجل قد خرج إلى سفر، وعهد إلى امرأته أن لا تنزل من العلو إلى السفل، وكان أبوها في الأسفل فمرض فأرسلت المرأة إلى رسول الله ﷺ تستأذن في النزول إلى أبيها، فقال ﷺ: أطيعي زوجك فمات فاستأمرته، فقال: أطيعي زوجك، فدفن أبوها، فأرسل رسول الله ﷺ إليها يخبرها أن الله قد غفر لأبيها بطاعتها لزوجها'' انتهى (قوت القلوب ٢ ٤١٦)

''ابو طالب کی ''قوت القلوب'' اور غزالی کی ''إحیاء العلوم'' میں ہے کہ ایک شخص سفر کے لیے نکلا اور اس نے اپنی بیوی سے یہ عہد لیا کہ وہ اوپر سے نیچے نہیں اترے گی۔ اس عورت کا باپ نیچے رہتا تھا۔ وہ بیمار ہوگیا تو اس عورت نے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی بھیجا، تاکہ وہ اجازت حاصل کرے کہ وہ اپنے باپ کے پاس اتر کر آسکے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے شوہر کی اطاعت کرو، اس کے باپ کا جب انتقال ہوا تو پھر اس نے اجازت ہی، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے شوہر کی اطاعت کرو، اس کے باپ کی تدفین کردی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کے پاس یہ خوشخبری بھیجی کہ اس کے اپنے شوہر کی اطاعت گزاری کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے اس کے باپ کی مغفرت فرمادی ہے۔ ختم شد''

قال الحافظ العراقي في تخريج أحاديث الإحياء: ''رواه الطبراني في الأوسط من حديث أنس بسند ضعيف إلا أنه قال: غفر لأبيها'' انتهى كلامه (تخريج أحاديث الإحياء ٢ ٦٩۔ نیز دیکھیں: مجمع الزوائد ٤/٣١٣)

''حافظ عراقی نے ''تخریج أحادیث الإحیاء'' میں کہا ہے کہ طبرانی نے اس کی روایت انس کی حدیث سے معجم اوسط میں ضعیف سند سے کی ہے۔ البتہ انھوں نے فرمایا کہ اس میں یہ الفاظ ہیں: ''اس کے باپ کی اللہ تعالیٰ نے مغفرت کردی۔''

پس جب ہندہ کے باپ نے ہندہ کو اس کے شوہر کے پاس جانے سے روکا اور منع کیا اور ہندہ کا شوہر اس امر سے بیزار ہے تو ہندہ کا باپ مناع للخیر ہوا اور ہندہ جو بسبب عدم اطاعت زوج اپنے کے مستحق غضب الٰہی کی ہوگی، اس کا باعث ہندہ کا باپ ہوا۔ پس اب ہندہ کا باپ یقینی عاصی و مرتکب کبیرہ کا ہے۔
ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ مقالات، وفتاویٰ

صفحہ نمبر 219

محدث فتویٰ